# چہلِ فرمودات

## درِ وُجوبِ مَودّت واِکرامِ سادات

مصنّف

مفتی محمد چمن زمان نجم القادری

جامعۃ العین ۔ سکھر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إن كان حبّي خمسة زكت بهم فرائضي

وبغض من عاداهم رفضا فإنّي رافضي

دورِ حاضر کو بجا طور پر کربلائے وقت کا نام دیا جا سکتا ہے۔ پچھلے ادوار تو ہم نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھے لیکن یہ دور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور جن جن طریقوں سے آلِ رسول ﷺ کی دل آزاری کی جا رہی ہے اس پہ ہم ذاتِ رسول ﷺ اور آلِ رسول ﷺ کے سامنے سخت شرمندہ ہیں۔

ایک بد بخت اٹھتا ہے تو رسول اللہ ﷺ کی لختِ جگر کے لیے بر سرِ منبر انتہائی بے باکی سے "خطا، خطا" کا تکرار کرتا ہے۔ دوسرے بڑے میاں اٹھتے ہیں تو یوں گویا ہوتے ہیں:

"اگر نام سے پہلے بھی شاہ ہے ، نام کے بعد بھی شاہ ہو ، کوئی ڈبل شاہ ہو ، جب تک شریعت کے معیار پر پورا نہیں اترتا ہمارا مقتدا نہیں ہو سکتا"

کوئی ناہنجار اٹھ کر آلِ پاک کی گمراہی کی بات کرتا ہے تو کوئی بد بخت رسول اللہ ﷺ کی رشتہ داری کے "اصل شَرَف" ہونے کا منکر ہے۔

ساداتِ کرام کو گالیاں دینا تو اس قدر عام ہو چکا ہے کہ جس قدر نماز روزہ ضروری سمجھا جاتا ہے اسی قدر ساداتِ کرام کو گالیاں دینا لازمی سمجھا جا رہا ہے۔

اور بد قسمتی یہ ہے کہ یہ سب کچھ وہ طبقہ کر رہا ہے جو پچھلی صدی میں اپنے آپ کو "اہلِ ادب"

اور اپنے مقابل فرقوں کو "بے ادب" عنوان دیا کرتے تھے۔ یہ نام نہاد "اہلِ ادب" جو "ادب" کے دائرے سے باہر نکلے تو وہاں تک پہنچ چکے ہیں جہاں کبھی "بے ادب" بھی نہیں پہنچے تھے۔

اس وقت نام نہاد "اہلِ ادب" کے نشانے پر رسول اللہ ﷺ کی آلِ پاک ہے۔ ان یزیدانِ وقت کی پوری کوشش ہے کہ آلِ پاک کی امتیازی حیثیت کا انکار کر دیا جائے اور ان کی محبت کو امت کے دلوں سے نکال پھینکا جائے۔

ایسے حالات میں آلِ رسول ﷺ کے غلاموں پر لازم ہے کہ وہ گفتار چھوڑ کر میدانِ عمل میں اتریں اور آلِ پاک کی اہمیت، شان، مقام، مرتبہ اہلِ اسلام کے سامنے واضح کریں۔

ہمیں اس چیز کی کوئی ضرورت نہیں کہ ہم اپنے طور پر آلِ رسول ﷺ کے لیے کوئی مقام و مرتبہ گھڑیں۔ اللہ جل وعلا نے رسول اللہ ﷺ کے خاندانِ عالی شان کو کائنات کا بے مثال خاندان بنایا اور آلِ پاک کی عزت و عظمت، مقام و مرتبہ کے بارے میں احادیثِ طیبہ کے دفاتر موجود ہیں۔ بس حاجت اس بات کی ہے کہ دورِ حاضر میں امتِ مسلمہ کو آلِ پاک کا وہ مقام و مرتبہ بتایا جائے جو اللہ و رسول ﷺ نے انہیں عطا فرمایا۔

سطورِ ذیل میں چالیس احادیثِ طیبہ اسی سوچ کے تحت جمع کی ہیں۔ ان احادیثِ طیبہ میں آلِ پاک کی محبت کی تاکید اور آلِ پاک کے اکرام کی اہمیت کی جانب اشارہ ہے۔ اللہ جل وعلا نے چاہا تو دفترِ حدیث سے اور بھی ایسی احادیث جمع کی جائیں گی جو آلِ پاک کے عظیم مقام و مرتبہ پر رہنمائی کرتی ہیں۔

ذکرِ احادیث سے پہلے اس امر پر تنبیہ ضروری ہے کہ:

آلِ پاک کی شان و عظمت کے بیان کے معنی ہر گز یہ نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی کو نشانۂ طعن بنایا جائے۔ یہ طریقہ ہر گز ہر گز اہلِسنت و جماعت کا نہیں۔ نہ تو آلِ پاک کی بے ادبی اہلِسنت کا طریق ہے اور نہ ہی اصحابِ رسول ﷺ پر طعن و تشنیع اہلِ حق کا رستہ۔ اور نہ ہی آل و اصحاب کے بیچ مقابلہ اہلِ ہدایت کا طریق۔

اللہ جل وعلا سے دعا ہے کہ وہ کریم ہمیں آلِ رسول ﷺ اور اصحابِ رسول ﷺ ہر دو کا احترام واکرام کرنے کی توفیق بخشے۔ آلِ پاک کا غلام بنا کر رکھے، غلاموں میں مارے اور غلاموں کے زمرے میں اٹھائے۔

یکے از سگانِ کوچۂ آلِ رسول ﷺ

محمد چمن زمان نجم القادری

14 صفر المظفر 1443ھ / 22 ستمبر 2021ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کریم جل وعلا کا ارشادِ گرامی ہے:

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى

اے حبیب آپ فرمایئے! میں تم سے اس امرِ تبلیغ پہ کسی طرح کا اجر نہیں مانگتا سوائے قرابت داروں کی مودت کے۔

(سورۂ شوری آیت 23)

## پہلی حدیث:
## اہلِ قرابت کی مودت واجب ہے:

جب یہ آیۂ مقدسہ نازل ہوئی تو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی:

يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَنْ قَرَابَتُكَ الَّذِينَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟

یارسول اللہ! آپ کے قرابت والے کون ہیں جن کی مودت ہم پہ واجب ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا:

«عَلِيٌّ، وَفَاطِمَةُ، وَابْنَاهُمَا»

علی، فاطمہ، اور ان دونوں کے دونوں بیٹے۔

(فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل 1141 ، المعجم الکبیر للطبرانی 2641 ، 12259 ، تفسیر ابن ابی حاتم 3276/10 ، ترتیب الامالی الخمیسیۃ للشجری 720 ، 721 ، تفسیر الثعلبی 310/8 ، التفسیر الوسیط للواحدی 51/4 ، 52 ، مجمع الزوائد 103/7 ، 168/9)

سعید بن جبیر نے کہا:

قربی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم

قربیٰ سے مراد آلِ رسول ﷺ کے قرابت والے ہیں۔

(جامع ترمذی 3251)

اللہ کریم جل وعلا کا ارشادِ گرامی ہے:

وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا

اور جو شخص نیکی کمائے، ہم اس کے لیے اس نیکی میں حسن کا اضافہ فرمادیتے ہیں۔

(سورۂ شوری آیت 23)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما "نیکی" کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

الْمَوَدَّةُ لأَهْلِ مُحَمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسلَّمَ

یعنی "نیکی" سے مراد آلِ محمد ﷺ کی مودت ہے۔ (یعنی جو شخص آلِ رسول ﷺ سے مودت رکھے، ہم اس کی نیکی میں اضافہ فرمادیتے ہیں۔)

(الکشف والبیان عن تفسیر القرآن 314/8 ، 362/23 ، الکامل فی ضعفاء الرجال 490/2)

## دوسری حدیث:

## اہلِ بیت سے حضور ﷺ کے لیے محبت کرو:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَحِبُّوا اللَّهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ بِهِ مِنْ نِعْمَةٍ، وَأَحِبُّونِي لِحُبِّ اللَّهِ، وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي»

اللہ سے محبت کرو کیونکہ وہ تمہیں نعمتیں عطا فرماتا ہے۔ اور اللہ کی محبت کے لیے مجھ سے محبت

کرو۔ اور میری محبت کے لیے میرے اہلِ بیت سے محبت کرو۔

(فضائل الصحابۃ 1952 ، معانی الاخبار للکلاباذی ص20 ، مستدرک علی الصحیحین 4716 ، حلیۃ الاولیاء 211/3 ، الآداب للبیہقی 852 ، الاعتقاد للبیہقی ص327 ، شعب الایمان 404 ، 1315 ، مناقب علی لابن المغازلی 179 ، 180 ، الاحادیث المختارۃ 383 ، الاربعون البلدانیۃ لابن عساکر ص49)

## تیسری حدیث:

## حضور ﷺ اہلِ بیت کو امت میں چھوڑ کر گئے ہیں:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابَ اللهِ، وَأَهْلَ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ**

بے شک میں تمہارے بیچ دو وزنی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اللہ کی کتاب اور میرے اہلِ بیت۔ اور بے شک یہ دونوں جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوضِ کوثر پہ آ پہنچیں گے۔

(المستدرک علی الصحیحین 4711)

## چوتھی حدیث:

## اہلِ بیت سے بغض رکھنے والا جہنمی ہے:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: أَنْ يُثَبِّتَ قَائِمَكُمْ، وَأَنْ يَهْدِيَ ضَالَّكُمْ، وَأَنْ يُعَلِّمَ جَاهِلَكُمْ، وَسَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَكُمْ جُوَدَاءَ نُجَدَاءَ رُحَمَاءَ، فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا صَفَنَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَصَلَّى، وَصَامَ ثُمَّ**

لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ مُبْغِضٌ لِأَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ دَخَلَ النَّارَ

اے اولادِ عبد المطلب!

میں نے اللہ سے تمہارے لیے تین باتوں کا سوال کیا ہے:

1. تمہارے کھڑے ہونے والے کو ثابت قدمی عطا فرمائے۔
2. تمہارے خود رفتہ کو ہدایت عطا فرمائے۔
3. تمہارے بے علم کو علم کی دولت سے نوازے۔

اور میں نے اللہ سے سوال کیا کہ تمہیں سخی، دلیر، مہربان بنائے۔

اگر کوئی شخص رکن و مقامِ ابراہیم کے بیچ کھڑا رہے، نماز اور روزے میں مشغول رہے، پھر اللہ جل وعلا سے اس حال میں ملے کہ وہ اہلِ بیتِ محمد ﷺ سے بغض رکھتا ہو تو وہ جہنم میں جائے گا۔

(المستدرک علی الصحیحین 4712)

## پانچویں حدیث:

## جو اہلِ بیت سے جنگ کرے اس سے حضور ﷺ کی جنگ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی، سیدہ فاطمہ، حضرت امام حسن، سیدنا امام حسین کی جانب دیکھ کر فرمایا:

أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ

میں اس سے جنگ میں ہوں جو تم سے جنگ کرے اور اس سے صلح میں ہوں جو تم سے صلح کرے۔

(المستدرک علی الصحیحین 4713)

## چھٹی حدیث:

## جس سے اہلِ بیت جنگ کریں اس سے حضور ﷺ کی جنگ:

زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مولا علی، سیدہ فاطمہ، حسنینِ کریمین سلام اللہ تعالیٰ علیہم سے فرمایا:

**أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ**

میں اس شخص سے جنگ میں ہوں جس سے تم لڑو اور اس شخص سے صلح میں ہوں جس سے تم صلح کر لو۔

(المستدرک علی الصحیحین 4714)

### فائدہ:

حضرت ابو ہریرہ کی حدیث میں جنگ کی نسبت غیر کی جانب ہے اور حضرت زید کی حدیث میں خود ان نفوسِ قدسیہ کی جانب۔ اس میں نکتہ یہ ہے کہ ان نفوسِ قدسیہ کی شان یہ ہے کہ اگر کوئی ان سے جنگ کی ابتداء کرے جب بھی رسول اللہ ﷺ کی اُس سے جنگ ہے اور اگر جنگ کی ابتداء کوئی دوسرا نہ کرے، بالفرض خود ان نفوسِ قدسیہ کی جانب سے جنگ کی ابتداء ہو جب بھی رسول اللہ ﷺ کی اُس سے جنگ ہے جس سے ان نفوسِ قدسیہ کی جنگ ہے۔

## ساتویں حدیث:

## اہلِ بیت کا مخالف گروہِ شیطان:

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**النُّجُومُ أَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنَ الْغَرَقِ، وَأَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأُمَّتِي مِنَ**

الِاخْتِلَافِ، فَإِذَا خَالَفَتْهَا قَبِيلَةٌ مِنَ الْعَرَبِ اخْتَلَفُوا فَصَارُوا حِزْبَ إِبْلِيسَ

ستارے اہلِ زمین کے لیے ڈوب جانے سے امان ہیں اور میرے اہلِ بیت میری امت کے لیے اختلاف سے امان ہیں۔ جب اہلِ عرب سے کوئی قبیلہ میرے اہلِ بیت سے مخالفت کرے گا تو وہ لوگ آپس میں اختلاف کرلیں گے اور لشکرِ ابلیس بن جائیں گے۔

(المستدرک علی الصحیحین 4715)

## آٹھویں حدیث:

## اہلِ بیت کا مُبْغِض جہنمی:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَبْغَضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ

اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، ہم اہلِ بیت سے جو بھی بغض رکھے گا اللہ تعالی اسے آگ میں ڈالے گا۔

(مستدرک علی الصحیحین 4717 ، مناقبِ علی لابن المغازلی 181)

## نویں حدیث:

## اہلِ بیت سفینۂ نجات ہیں:

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَلَا إِنَّ مَثَلَ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مِنْ قَوْمِهِ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ

خبردار!

تمہارے بیچ میرے اہلِ بیت کی مثال قومِ نوح کے اندر حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہے۔ جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ ڈوب گیا۔

(المستدرک علی الصحیحین 4720 ، مناقب علی لابن المغازلی 177 ، 175 ، مسند البزار 2614)

## دسویں حدیث:

## حضرت ابنِ عباس کی روایت:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي، مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَ فِيهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ**

میرے اہلِ بیتِ کرام کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جیسی ہے۔ جو اس میں سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جو اس سے پیچھے رہا وہ ڈوب گیا۔

(مسند البزار 2615 ، مناقب علی لابن المغازلی 176 ، 173)

## گیارہویں حدیث:

## سلمہ بن اکوع کی روایت:

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**مثل أهل بيتي مثل سفينة نوح من ركبها نجا**

میرے اہلِ بیت کی مثال حضرت نوح کی کشتی جیسی ہے۔ جو بھی اس میں سوار ہوا اس نے نجات پائی۔

(مناقبِ علی لابن المغازلی 174)

## بارہویں حدیث:

## حضرت ابنِ زبیر کی روایت:

حضرت عبد اللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

**مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَهَا سَلِمَ وَمَنْ تَرَكَهَا غَرِقَ**

میرے اہلِ بیت کی مثال حضرت نوح کے سفینہ کے جیسی ہے۔ جو اس میں سوار ہوا وہ سلامت رہا اور جس نے اسے چھوڑا وہ ڈوب گیا۔

(مسند البزار 2613)

## تیرہویں حدیث:

## سب سے بہتر کون؟؟؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي مِنْ بَعْدِي**

تم میں سے سب سے اچھا وہ ہے جو میرے بعد میرے اہلِ خانہ کے لیے سب سے زیادہ اچھا ہو۔

(مسند ابی یعلی الموصلی 5924 ، السنۃ لابن ابی عاصم 1414 ، معجم ابن الاعرابی 717 ، مناقبِ علی لابن المغازلی 171)

## چودہویں حدیث:

## اولاد کو تین باتیں سکھاؤ:

حضرت مولا علی مشکل کشا رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**أَدِّبُوا أَوْلَادَكُمْ عَلَى خِصَالٍ ثَلَاثٍ: عَلَى حُبِّ نَبِيِّكُمْ، وَحُبِّ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَعَلَى**

قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

اپنی اولادوں کو تین باتیں سکھاؤ:

اپنے نبی ﷺ کی محبت۔

اپنے نبی ﷺ کے اہل بیت کی محبت۔

قرآنِ پاک کی تلاوت۔

(اتحاف الخیرۃ المہرۃ بزوائد المسانید العشرۃ 185/8)

## پندرہویں حدیث:

## اسلام کی بنیاد:

سیدنا مولا علی مشکل کشا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

**أساس الإسلام حبي وحب أهل بيتي**

اسلام کی بنیاد میری محبت اور میرے اہلِ بیت کی محبت ہے۔

(تاریخ دمشق 241/43)

## سولہویں حدیث:

## حبِ اہلِ بیت موجبِ جنت:

ام المؤمنین سیدہ طیبہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**أعطاني ربي في أمتي ستة أشياء أرجو لهم الجنة: طلب العلم، ومصافحة بعضهم بعضاً في الله، والضيافة، وحب أهل بيتي، وحب العلماء،**

والسخاوة، رجوت لهم بهذه الأشياء الجنة

اللہ جل وعلا نے مجھے میری امت کے بارے میں چھ چیزیں عطا فرمائی ہیں (جن کی برکت سے) میں ان کے لیے جنت کی امید کرتا ہوں:

علم کی تلاش۔ ذاتِ خداوندی کے لیے ایک دوسرے سے ہاتھ ملانا۔ مہمان نوازی۔ میرے اہلِ بیتِ کرام سے محبت۔ علماء سے محبت۔ سخاوت۔ میں ان کے لیے ان چیزوں کے بدلے جنت کی امید کرتا ہوں۔

(موجبات الجنۃ لابن فاخر 118)

## سترہویں حدیث:

## شفاعتِ رسول ﷺ محبینِ اہلِ بیت کے لیے:

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

شَفَاعَتِي لِأُمَّتِي مَنْ أَحَبَّ أَهْلَ بَيْتِي

میری امت میں سے میری شفاعت اس کے لیے ہے جو میرے اہلِ بیت سے محبت کرے۔

(تاریخ بغداد 525/2)

## اٹھارہویں حدیث:

## حضور ﷺ کے خلیفہ بن جاؤ:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی زبانِ اقدس سے سب سے آخری جملہ یہ صادر ہوا:

اخْلُفُونِي فِي أَهْلِ بَيْتِي

میرے اہلِ بیت کے بارے میں میرے خلیفہ بن جاؤ۔ (اور جو عزت واحترام اور حقوق کی

حفاظت میں کیا کرتا تھا وہ تم بھی کرو۔)
(معجم اوسط للطبرانی 3860)

## انیسویں حدیث:
## حضور ﷺ کی وصیت:

حضرت عبد الرحمن بن عوف فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ فتح فرمانے کے بعد طائف کی جانب تشریف لے گئے اور سترہ یا انیس دن اس کا محاصرہ کیے رکھا۔ پھر خطبہ دینے کے لیے قیام فرمایا۔ اللہ جل وعلا کی حمد و ثنا کی، پھر فرمایا:

**أُوصِيكُمْ بِعِتْرَتِي خَيْرًا وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضَ**

میں تمہیں میری عترت کے ساتھ بھلائی کی تاکید کرتا ہوں۔ اور تم سے حوض کا وعدہ ہے۔
(مسند البزار 1050)

## بیسویں حدیث:
## تین حرمتوں میں سے ایک:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حُرُمَاتٍ ثَلَاثَةٍ مَنْ حَفِظَهُنَّ حِفْظَ اللَّهُ لَهُ أَمْرَ دِينِهِ ودُنْيَاهُ، وَمَنْ ضَيَّعَهُنَّ لَمْ يَحْفَظِ اللَّهُ لَهُ شَيْئًا**

بے شک اللہ جل وعلا کی تین حرمتیں ہیں، جس نے ان حرمتوں کی حفاظت کی اللہ جل وعلا اس کے دین و دنیا کے معاملے کی حفاظت فرماتا ہے اور جس نے انہیں ضائع کر دیا اللہ جل وعلا اس کے لیے کسی چیز کی حفاظت نہیں فرماتا۔

عرض کی گئی: یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟

فرمایا:

**حُرْمَةُ الْإِسْلَامِ، وحُرْمَتِي، وَحُرْمَةُ رَحِمِي**

اسلام کی حرمت، میری حرمت اور میرے رشتے کی حرمت۔

(المعجم الاوسط 203 ، المعجم الکبیر 2881)

## اکیسویں حدیث:

## اہلِ بیت کی محبت کے سوا کوئی بھی ایماندار نہیں:

حضرت عبد اللہ بن جعفر فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے لوگوں کی بے رخی کی شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُهُمْ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِحُبِّي يَرْجُونَ أَنْ يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِي، وَلَا تَرْجُوهَا بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ**

اس ذات کی قسم جس کے دست میں میری جان ہے! ان میں سے کوئی شخص ایمان دار نہیں ہو سکتا جب تک تم لوگوں سے میری وجہ سے محبت نہ کرے۔

انہیں امید ہے کہ وہ میری شفاعت سے جنت میں چلے جائیں گے اور (کیا) اولادِ عبد المطلب کو اس کی امید نہیں؟

(معجم اوسط 4647 ، 7761، معجم صغیر 667 ، 1037)

## بائیسویں حدیث:

## اہلِ بیت کی محبت ایمان کے دل میں داخلے کی کنجی:

عبد المطلب بن ربیعہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت عباس نے لوگوں کی بے رخی کی شکایت کی تو آپ ﷺ سخت غضب ناک ہو گئے، یہاں تک کہ چہرۂ اقدس سرخ ہو

گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي أَوْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ

اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری (یا فرمایا: محمد ﷺ کی) جان ہے! کسی شخص کے دل میں ایمان داخل ہی نہیں ہوتا جب تک کہ تم (اہلِ بیت) سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خاطر محبت نہ کرے۔

(جامع ترمذی 3758 ، مسند احمد 1772 ، 1773 ، 17516 ، فضائل الصحابۃ 1760 ، 1773 ، 1774 ، 1822 ، معجم کبیر 672 ، 674 ، المستدرک علی الصحیحین 5432 ، تاریخ المدینہ لابن شبۃ 639/2 ، مصنف ابن ابی شیبۃ 32211)

## ایمان کا ذائقہ اہلِ بیت کی محبت سے:

ایک روایت کے کلمات اس طرح ہیں:

لَا يَذُوقُ عَبْدٌ طَعْمَ الْإِيمَانِ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ

کوئی بندہ ایمان کا ذائقہ چکھتا ہی نہیں جب تک تم (اہلِ بیت) سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خاطر محبت نہ کرے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی 673)

## تئیسویں حدیث:

محمد بن کعب قرظی حضرت عباس بن عبد المطلب سے راوی، حضرت عباس نے دربارِ رسالت میں عرض کی:

يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ نَجِيءُ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ فَيَقْطَعُونَ حَدِيثَهُمْ؟

یارسول اللہ! قریش کو ہم سے کیا مسئلہ ہے؟ ہم آتے ہیں اور وہ باتیں کر رہے ہوں تو اپنی بات

روک دیتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**أَمَا وَاللَّهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَلِقَرَابَتِكُمْ مِنِّي**

**خبردار اللہ کی قسم! کسی شخص کے دل میں ایمان داخل ہی نہیں ہوتا جب تک تم (اہلِ بیت) سے اللہ کے لیے اور تمہاری مجھ سے قرابت کی وجہ سے محبت نہ کرے۔**

(سنن ابن ماجہ 140 ، فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل 1796 ، 1809 ، فضائل الصحابۃ 1792، المستدرک علی الصحیحین 6960 ، شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ 2723 ، الاحادیث المختارۃ 472)

## چوبیسویں حدیث:

## محبِ اہلِ بیت حضور ﷺ کے درجہ میں:

مولا علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حسنینِ کریمین کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

**«مَنْ أَحَبَّنِي، وَأَحَبَّ هَذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا، كَانَ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ»**

**جو مجھ سے محبت کرے اور ان دونوں اور ان دونوں کے والد ووالدہ سے محبت کرے، قیامت کے روز میرے ساتھ میرے درجہ میں ہو گا۔**

(جامع ترمذی 3733 ، مسند احمد 576 ، فضائل الصحابۃ 1185 ، الشریعۃ للآجری 1638 ، معجم صغیر 960 ، معجم کبیر 2654، الاحادیث المختارۃ 421 ، الذریۃ الطاہرۃ للدولابی 234 ، طبقات المحدثین باصبہان 80/4 ، تاریخ بغداد 389/15 ، تاریخ دمشق 196/13)

## پچیسویں حدیث:

## غضبِ الٰہی کی شدت:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

**اشتد غضب الله على من آذانی فی عترتی**

اس شخص پر غضبِ الٰہی کی شدت ہے جو مجھے میری عترت کے معاملے میں تکلیف دے۔

(مناقبِ علی لابن المغازلی 334)

## چھبیسویں حدیث:

## اہلِ بیت کو تکلیف دینے والے پر جنت حرام۔۔۔!!!

مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

**حرمت الجنّة على من ظلم أهل بيتی وآذانی فی عترتی**

جو میرے اہلِ بیت پہ ظلم کرے اور مجھے میری عترت کے معاملے میں تکلیف پہنچائے اس پہ جنت حرام ہے۔

(الکشف والبیان 355/23)

## ستائیسویں حدیث:

## اہلِ بیت سے بھلائی کا بدلہ حضور ﷺ دیں گے:

مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

**من صنع إلى أحد من أهل بيتی يدا كافأته يوم القيامة**

جس شخص نے میرے اہلِ بیتِ کرام میں سے کسی سے بھلائی کی، قیامت کے روز اس کا بدلہ

میں دوں گا۔

(تاریخ دمشق 303/45)

## اٹھائیسویں حدیث:

## سیدنا عثمانِ ذو النورین کی روایت:

سیدنا عثمانِ ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**مَنْ صَنَعَ صَنِيعَةً إِلَى أَحَدٍ مِنْ خَلَفِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِي الدُّنْيَا، أَوْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا، فَعَلَيَّ مُكَافَأَتُهُ إِذَا لَقِيَنِي**

جس شخص نے اولادِ عبد المطلب کے ساتھ دنیا (یا فرمایا: اس دنیا) میں کوئی اچھائی کی تو اس کا بدلہ مجھ پر لازم ہے جب وہ مجھ سے ملے گا۔

(تاریخ بغداد 311/11)

## انتیسویں حدیث:

## جس نے حضور ﷺ کے بال مبارک کو تکلیف دی:

سیدنا مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے اپنے بال پکڑ کر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس حال میں بتایا کہ آپ ﷺ بھی اپنے مبارک بالوں کو پکڑے ہوئے تھے، فرمایا:

**من أذى شعرة منى فقد آذانی ومن آذانی فقد آذى الله تبارك وتعالى**

جس نے میرے کسی بال کو بھی تکلیف دی تو اس نے مجھے تکلیف دی۔ اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ تبارک وتعالیٰ کو تکلیف پہنچائی۔

(تاریخ دمشق 308/54)

## تیسویں حدیث:

## پل صراط پہ ثابت قدم کون؟؟؟

حضرت مولا علی کرم اللہ تعالی وجہ الکریم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَثْبَتُكُمْ عَلَى الصِّرَاطِ أَشَدُّكُمْ حُبًّا لأهل بيتی

تم میں سے پل پر سب سے زیادہ ثابت قدم وہ ہے جو میرے اہلِ بیتِ کرام سے زیادہ شدت سے محبت کرنے والا ہے۔

(الکامل فی ضعفاء الرجال 566/7)

## اکتیسویں حدیث:

## محبینِ اہلِ بیت قیامت کی پریشانیوں سے محفوظ:

مولا علی کرم اللہ تعالی وجہ الکریم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَنَا وَفَاطِمَةُ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ مُجْتَمِعُونَ وَمَنْ أَحَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، نَأْكُلُ وَنَشْرَبُ حَتَّى يُفَرَّقَ بَيْنَ الْعِبَادِ

میں اور فاطمہ اور حسن و حسین قیامت کے روز اپنے محبین کے ساتھ مل بیٹھ کر کھائیں پییں گے، یہاں تک کہ بندوں کے بیچ فیصلہ کر دیا جائے گا۔

(معجم کبیر 2623 ، تاریخ دمشق 227/13)

## بتیسویں حدیث:

## محبینِ آلِ رسول ﷺ اہلِبیت کے پیچھے پیچھے:

مولا علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتایا:

أَنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَنَا وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ

سب سے پہلے جنت میں میں اور فاطمہ اور حسن و حسین داخل ہوں گے۔

میں نے عرض کی:

يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمُحِبُّونَا؟

یارسول اللہ! پھر ہمارے محبین (کدھر جائیں گے؟)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مِنْ وَرَائِكُمْ»

وہ تمہارے پیچھے ہوں گے۔

(المستدرک علی الصحیحین 4723 ، احادیث مسندۃ فی ابواب القضاء لابی نعیم 13)

## تینتیسویں حدیث:

## اہلِبیت سے بغض رکھنے والا اللہ کے ہاں مبغوض:

حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**إن لكل بنی أب عصبة ينتمون إليها إلا ولد فاطمة فأنا وليهم وأنا عصبتهم وهم عترتی خلقوا من طينتی ويل للمكذبين بفضلهم من أحبهم أحبه الله ومن أبغضهم أبغضه الله**

ہر باپ کی اولاد کے لیے عصبہ ہوتا ہے جس کی جانب ان کی نسبت کی جاتی ہے سوائے فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کی اولاد کے۔ کیونکہ ان کا ولی میں ہوں اور میں ان کا عصبہ ہوں۔ وہ میری عترت ہیں، ان کی تخلیق میری مٹی سے کی گئی۔ جو ان کے فضیلت کا انکار کرے اس کے لیے

بربادی ہے۔ جو ان سے محبت کرے اللہ جل وعلا اس سے محبت فرماتا ہے اور جو ان سے بغض رکھے اللہ جل وعلا اسے مبغوض رکھتا ہے۔

(تاریخِ دمشق 313/36)

## چونتیسویں حدیث:

## اہلِ بیت کی قدر نہ کرنے والے کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا:

عبد اللہ بن بدر خطمی اپنے والد سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَجَلِهِ، وَأَنْ يُمَتَّعَ بِمَا خَوَّلَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلْيَخْلُفْنِي فِي أَهْلِي خِلَافَةً حَسَنَةً، وَمَنْ لَمْ يَخْلُفْنِي فِيهِمْ بُتِكَ عُمُرُهُ، وَوَرَدَ عَلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُسْوَدًّا وَجْهُهُ»

جو پسند کرے کہ اس کے لیے اس کی عمر بڑھادی جائے اور اسے اس چیز سے نفع ملے جس کا اللہ جل وعلا نے اسے مالک بنایا تو اسے چاہیے کہ میرے اہلِ خانہ کے معاملے میں اچھی نیابت کے ساتھ میرا خلیفہ بن جائے۔ اور جو شخص میرے اہلِ بیت میں میرا خلیفہ نہ بنے اس کی عمر کم کر دی جاتی ہے اور قیامت کے روز میرے پاس اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ سیاہ ہو گا۔

(معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم 1275)

## پینتیسویں حدیث:

## آلِ رسول ﷺ کو اپنے اہلِ قرابت سے زیادہ محبوب رکھنا لازم:

عبد الرحمن بن ابی لیلی اپنے والد سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ، وَأَهْلِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ، وَعِتْرَتِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ عِتْرَتِهِ، وَذَاتِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ ذَاتِهِ

کوئی بندہ ایمان دار نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے خود سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔ میرے اہلِ خانہ اسے اپنے اہلِ خانہ سے زیادہ عزیز نہ ہو جائیں، میری عترت اسے اپنی عترت سے بڑھ کر محبوب نہ بن جائے اور میری ذات اسے اپنی ذات سے زیادہ پیاری نہ ہو جائے۔

(المعجم الاوسط 5790 ، شعب الایمان 1420 ، ترتیب الامالی الخمیسیۃ للشجری 757 ، حدیث ابی بکر بن خلاد النصیبی 48 ، الفردوس بماثور الخطاب 7796)

## چھتیسویں حدیث:

## اہلِ بیت کے بغضی کا حشر یہودی کے روپ میں:

ابن ابی غرزہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی:

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَنْ قَامَ اللَّيْلَ وَصَامَ النَّهَارَ، وَلَمْ يَغْشَ شَيْئًا مِنَ الْمَحَارِمِ، وَقُتِلَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَلَقِيَ اللَّهَ بِبُغْضِكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ

یارسول اللہ! بتایئے کہ ایک شخص رات کو قیام کرے اور دن کو روزہ رکھے اور حرام کردہ چیزوں کے قریب تک نہ جائے اور رکن و مقامِ ابراہیم کے بیچ شہید کر دیا جائے اور اللہ سے آپ کے اہلِ بیت کا بغض لے کر ملے (اس کا کیا ہو گا؟؟؟)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذًا يَحْشُرُهُ اللَّهُ يهودياً، وسلنى مم ذاك يا ابن أَبِي غَرْزَةَ

تب اللہ جل وعلا اسے یہودی کر کے حشر فرمائے گا۔

اے ابنِ ابی غرزہ! مجھ سے پوچھ کہ ایسا کیوں؟

ابنِ ابی غرزہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی:

**يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ قَامَ اللَّيْلَ، وَصَامَ النَّهَارَ، وَلَمْ يَغْشَ شيئاً من المحارم!**

یارسول اللہ!

ایک ایسا شخص جو راتوں کو قیام میں اور دن کو روزے میں رہا اور کسی حرام کام کے قریب بھی نہ گیا (کیا اس کا بھی یہی انجام ہو گا؟)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**يا ابن أَبِي غَرْزَةَ إِنْ رَأَيْتَ رَجُلا يُحِبُّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَأَحِبَّهُ وَلا تُبْغِضْهُ، وَقَرِّبْهُ وَلا تُبَاعِدْهُ، فَإِنَّ حُبَّنَا لَنْ يَجُرَّهُ إِلا إِلَى خَيْرٍ**

اے ابنِ ابی غرزہ!

اگر تو کسی شخص کو دیکھے کہ ہم اہلِ بیت سے محبت رکھتا ہے تو تُو اس سے محبت رکھ اور اس سے بغض مت رکھ۔ اسے اپنے قریب کر، دور نہ کر۔ کیونکہ ہماری محبت اسے نہ لے کے جائے گی مگر خیر کی جانب۔

(تلخیص المتشابہ فی الرسم للخطیب البغدادی 336/1 ، مسند عابس الغفاری لابن ابی غرزۃ 6)

## سینتیسویں حدیث:

## محبِ اہلِ بیت "مؤمن" اور بغضی "بدبخت منافق":

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**لا یحبنا أهل البیت إلاّ مؤمن تقی، ولا یبغضنا إلاّ منافق شقی**

ہم اہلِ بیت سے محبت نہ کرے گا مگر پرہیز گار مؤمن اور ہم سے بغض نہ رکھے گا مگر بدبخت منافق۔

(شرف المصطفی للخرکوشی 333/5 ، الصواعق المحرقہ 500،663/2)

## اڑتیسویں حدیث:

## شفاعت کا وعدہ ، چاہے کتنے ہی گناہ کیوں نہ ہوں:

مولا علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**أربعة أنا لهم شفيع ولو أتوا بذنوب أهل الأرض: الضارب بسيفه أمام ذريتي، والقاضي لهم حوائجهم، والساعي لهم في حوائجهم عندما اضطروا إليه، والمحب لهم بقلبه ولسانه.**

چار لوگوں کی میں شفاعت کروں گا چاہے وہ تمام اہلِ زمین کے گناہ لے کر آ جائیں:

1. میری اولاد کے سامنے (ان کی حفاظت کی خاطر) تلوار چلانے والے۔
2. میری اولاد کی حاجات پوری کرنے والا۔
3. جب میری آل کو کوئی مجبوری درپیش ہو تو ان کے لیے ان کی حاجتوں میں بھاگ دوڑ کرنے والا۔
4. میری آل سے دل اور زبان (دونوں) سے محبت کرنے والا۔

(شرف المصطفی للخرکوشی 333/5)

## انتالیسویں حدیث:

## اہلِ بیت ، اہلِ ایمان کے ہاں امانت:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے وصال کے قریب تین بار فرمایا:

**اللھم أھل بیتی وأنا مستودعھم کل مؤمن**

اے اللہ! میرے اہلِ بیت۔۔۔!!!

میں انہیں ہر ایمان والے کے پاس امانت چھوڑے جارہا ہوں۔

(تاریخ دمشق 170/14)

## چالیسویں حدیث:

## آلِ رسول ﷺ کا حق نہ پہچاننے والا تین میں سے ایک:

حضرت مولا علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

**مَنْ لَمْ يَعْرِفْ حَقَّ عِتْرَتِي وَالْأَنْصَارِ وَالْعَرَبِ فَهُوَ لِإِحْدَى ثَلَاثٍ: إِمَّا مُنَافِقٌ، وَإِمَّا لِزَنْيَةٍ، وَإِمَّا امْرُؤٌ حَمَلَتْ بِهِ أُمُّهُ فِي غَيْرِ طُهْرٍ**

جو شخص میری عترت، انصار اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین میں سے کسی ایک خصلت پہ ہے:

1. یا منافق ہے۔

2. یا بدکاری سے پیدا ہوا ہے۔

3. یا ایسا شخص ہے جس کی ماں نے اسے ناپاکی کی حالت میں اپنے پیٹ میں لیا ہے۔

(شعب الایمان 1500، ترتیب الامالی الخمیسیۃ للشجری 764 ، الکامل فی ضعفاء الرجال 155/4 ، 156 ، الفردوس بماثور الخطاب 5955)

اللہ رب العالمین ہمیں آل واصحاب میں سے ہر ایک کا با ادب رکھے۔ آلِ رسول ﷺ کی محبت میں جینا مرنا نصیب فرمائے۔

آمین

بحرمۃ آل النبی الامین

صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

ابو اریب محمد چمن زمان نجم القادری

رئیس جامعۃ العین۔ سکھر

14 صفر المظفر 1443ھ / 22 ستمبر 2021ء